بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۶ صلح ۱۳۵۴ ہش ۶ جنوری ۱۹۷۵ء	نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

"تدبیر اور دعا کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جاؤ تا نیا سال اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ جذب کرنے والا ہو"

ربوہ ـــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۔ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۳ جنوری ۱۹۷۵ء) بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ کے نہایت درجہ کامیاب اور غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں سے معمور انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور نئے سال میں نئے عزائم اور نئے حوصلوں کے ساتھ تدبیر اور دعا کو تیز سے تیز تر کرتے ہوئے داخل ہونے کی تلقین کرنے کے علاوہ وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرمایا اور دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ سالِ نو کی ہر کوشش اللہ تعالیٰ کی پہلے سے بڑھ کر نعمتوں اور رحمتوں کو جذب کرنے والی ہو اور یہ نیا سال اسلام کی ترقی کے زیادہ سامان بہم پہنچانے والا ثابت ہو۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ کے شروع میں حضور نے فرمایا پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت فرمایا اور اسے جماعت میں بشاشت کی ازدیادی کا موجب بنا کر فکروں کو دور کرنے کا سامان کیا اور بارش کے قطروں سے زیادہ رحمت کے آثار ظاہر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بیشمار فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازا۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی حمد کریں اور جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرنا ضروری ہے کیونکہ جہاں شکر کرنے کے نتیجہ میں وہ پہلی نعمتوں کو بڑھاتا ہے اور ان میں ازدیادی فرماتا ہے وہاں اگر شکر نہ کیا جائے تو پہلی نعمتوں کے ضیاع کے سامان رونما ہو کر انسان کو خسران میں مبتلا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حمد اور شکر کی توفیق بخشے، نعمتوں کے ضیاع سے بچائے اور اپنی مزید نعمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے فرمایا دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک سال آیا اور گزر گیا اور اب ہم نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں نئے سال میں داخل ہوتے ہوئے ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا ہے پیچھے ہٹنا تو کجا وہ ایک جگہ ٹھہرتا بھی نہیں بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا ہے۔ پچھلا سال کچھ تلخیاں لایا لیکن ساتھ ہی بہت سے عالمگیر فضلوں اور رحمتوں کو نمایاں کرنے کا بھی موجب بنا۔ گزشتہ سال صد سالہ احمدیہ جوبلی کی تحریک کا پہلا سال تھا۔ جوبلی کے بین الاقوامی منصوبوں کی ابتداء جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء پر ہوئی تھی۔ قدرتی طور پر غلبۂ اسلام کے اس نئے عالمگیر منصوبہ کے ساتھ اس کی عالمگیر مخالفت کی ابتداء بھی ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھنے کے مواقع بھی میسر آئے۔ اب غلبۂ اسلام کے اس نئے عالمگیر منصوبہ کا دوسرا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس طرح جماعت کی زندگی میں ایک اور سال کا اضافہ ہوا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو وقت اور زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر شخص انفرادی طور پر بڑھاپے کی طرف جا رہا ہے لیکن جماعت کی حیثیت سے ہم بفضل اللہ تعالیٰ جوانی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک خاص مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے وہ اسے بیج سے اُگنے والے ایک درخت کی طرح نشوونما دیتا اور پروان چڑھاتا چلا آرہا ہے۔ ایک دن آنے والا ہے جب نوعِ انسانی ساری کی ساری اس درخت پر بسیرا کرے گی اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے رب کی معرفت حاصل کر چکی ہوگی۔ اس ضمن میں ہمارے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ہم اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا مانگتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ کی استعانت کے ہر آن طالب رہیں۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعا کرتے ہیں کہ زندگی کے ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی کرنے والا ہو اور صراطِ مستقیم پر جماعت کو چلانے والا ہو۔ وہ پیار سے ہمارا ہاتھ پکڑ کر جماعت کو شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے لیتا چلا جائے۔ حضور نے فرمایا ہمارا ہر سال برکتوں اور رحمتوں کا سال ہوتا ہے۔ ہم عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ نئے سال کو شروع کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہماری کوئی کمزوری آڑے نہ آئے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نئے سال میں ہمیں پہلے سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے اور کامیابیوں سے نوازے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ہر سال دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اس ضمن میں حضور نے مومنانہ فراست اور نورِ ایمان سے کام لے کر محاسبہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا گزشتہ سال وقفِ جدید کے کام میں پچیس ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں ہے۔ یہ اضافہ اصل ضرورت کے لحاظ سے شاید ہزارواں بلکہ لاکھواں حصہ بھی نہیں۔ ہماری فراست اس اضافہ سے راضی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر وسیع ہیں۔ ان کا بہت سا حصہ ہمارے لئے ہے۔ تدبیر اور دعا کو تیز سے تیز تر کر کے ان رحمتوں سے حصہ لینا ضروری ہے۔ اس لئے جہاں میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرتا ہوں وہاں یہ تلقین بھی کرتا ہوں کہ تدبیر اور دعاؤں کو اور تیز کرو اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو پہلے سے زیادہ جذب کرنے والے بنو تا وہ مقصد پورا ہو جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ نہ دائیں دیکھو اور نہ بائیں دیکھو بلکہ خدا تعالیٰ نے شاہراہِ غلبۂ اسلام کی جو سیدھی راہ متعین کی ہے اس پر سیدھے چلتے اور رحمتوں کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔ حالات جو بھی ہوں وہ ہماری رفتار کو تیز کرتے ہیں سست نہیں کرتے۔ تدبیر اور دعا کو تیز سے تیز تر کرنے کی کوشش کرو کہ نیا سال پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے والا ہو۔

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

انقلابِ عظیم اور اس کی ایمان افروز تفصیلات

جن ارفع و اعلیٰ دینی اغراض کے پیشِ نظر آج سے ۸۲ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی اذن کے ماتحت مستقل بنیادوں پر جلسۂ سالانہ کے آغاز کا اعلان فرمایا تھا وہ بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کے ذریعہ بھی بہ تمام و کمال پوری ہوئیں اور اس طرح اس حقیقت کو ایک دفعہ پھر روزِ روشن کی طرح آشکار کرنے کا موجب بنیں کہ ہمارے اس جلسہ کو غلبۂ اسلام کے آسمانی منصوبہ کی ایک نہایت اہم بنیادی کڑی کی حیثیت حاصل ہے۔

جہاں تک جلسہ سالانہ کی دینی اغراض کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع میں ہی یہ واضح فرما دیا تھا کہ بیرونی ممالک میں اسلام کی اشاعت کرنے اور دوسری قوموں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کے سلسلہ میں اس جلسہ کا مستقل بنیادوں پر سال بہ سال انعقاد نہایت اہم کردار ادا کرے گا اور اس طرح دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ جہاں تک جلسہ سالانہ کی اس غرض کا تعلق ہے حضور علیہ السلام نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں رقم فرمایا:۔

"ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقۂ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم، کیونکہ دینِ اسلام قبول کر چکے اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو! یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت تیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہر چند کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد میں یورپ اور امریکہ میں اسلام پھیلانے اور وہاں کے لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کے سلسلہ میں کوششیں بروئے کار لانے اور خدائی مشیت اور ارادے کے ماتحت بالآخر وہاں اسلام کے غالب آنے کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد پوری دنیا میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے پر حاوی ہے کیونکہ اس میں تمام جانداروں پر رحم کا قرینہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس کا تعلق دنیا بھر کے تمام بنی نوعِ انسان سے ہے اور یورپ اور امریکہ کا ذکر بطور مثال کیا گیا ہے ورنہ مدعا یہ امر ذہن نشین کرانا ہے کہ اسلام کا دنیا بھر میں غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کے بروئے کار آنے میں مزاحم نہیں ہو سکتی۔

جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے اپنے مقدس و بابرکت ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کا جائزہ لیتے ہیں تو سب سے نمایاں ہو کر جو چیز ہمارے سامنے آتی ہے وہ اس غرض کا بڑی شان اور آب و تاب سے پورا ہونا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جو خطاب فرمایا اس میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کے دنیا بھر میں غالب آنے کی ایسی وجد آفریں تفاصیل بیان فرمائیں اور آئندہ ان مساعی میں پیدا ہونے والی وسعت اور ان کے خوشکن نتائج پر ایسے ولولہ انگیز پیرائے میں روشنی ڈالی کہ روحوں پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔

تحریک جدید کے تحت گزشتہ چالیس سال سے مشرق و مغرب کے قریباً پچاس ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے ذریعہ اسلام کو غالب کرنے کی جو عظیم الشان مہم جاری ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس وقت دنیا کے ۲۷ ممالک ایسے ہیں جہاں بحمد اللہ تعالیٰ تبلیغ اسلام کے باقاعدہ مراکز قائم ہیں اور ان میں ۶۷ مبلغ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں اب تک ۸۷۸ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور اس سال کے دوران ۱۷ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۲ ممالک ایسے ہیں جہاں ہمارے باقاعدہ مشن تو قائم نہیں ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی تبلیغ اسلام کا کام ہو رہا ہے اور مسلسل نئی بیعتیں ہو رہی ہیں۔ حضور نے تقریر کے دوران یہ خوشخبری بھی سنائی کہ امسال تحریکِ جدید کے تحت مختلف ممالک میں ۱۵ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ اس طرح اب بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونیوالی مساجد کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۸۵ تک پہنچ گئی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ تحریک جدید کے ذریعہ خدا کے فضل سے سات زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔ اس سال کے دوران یوگنڈا کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں سکولوں اور کالجوں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ اس وقت خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ قائم ہونے والے دنیا بھر میں ۷۶ سکول اور کالج کام کر رہے ہیں جن میں سے ۱۶ ہائر سیکنڈری کالج، دس مڈل سکول، ۴۸ پرائمری سکول، ایک عربی سکول اور ایک مشنری ٹریننگ کالج ہے۔

اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ نے مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت پر روشنی ڈال کر اس انقلاب عظیم کی ایک جھلک دکھائی تو سوا لاکھ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ حضور نے بتایا کہ اس وقت تک مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں ۱۶ ہیلتھ سنٹرز کام کر رہے ہیں جن میں طبی خدمات بجا لانے والے واقفین ڈاکٹروں کی تعداد ۱۹ ہے۔ ان میں سے تین لیڈی ڈاکٹرز ہیں جو اپنے خاوند ڈاکٹروں کے ساتھ وہاں مخلوق خدا کی خدمات بجا لا رہی ہیں۔ اب تک ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں سے دس لاکھ باسٹھ ہزار چھ سو چوراسی (۱۰,۶۲,۶۸۴) مریض استفادہ کر چکے ہیں۔ ان میں سے ایک لاکھ تیرہ ہزار چھیاسی (۱,۱۳,۰۸۶) مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اسی طرح ۸۷۱۳ کامیاب اپریشن کئے گئے۔ ان میں سے بعض آپریشن اس نوعیت کے تھے کہ ان کے لئے ان ممالک میں کوئی انتظام نہ تھا اور ایسے مریضوں کو علاج کے لئے بیرونی ممالک میں لے جانا پڑتا تھا۔ ان ہسپتالوں میں سے سات ہسپتالوں کی اپنی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ تین ہسپتالوں کی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ مزید چار ہسپتالوں کی عمارتیں تعمیر کرنے کی منظوری دیدی گئی ہے۔

حضور نے مزید بتایا کہ مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک میں دس ہائر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ ان میں ۶۵ اساتذہ تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ۳۱ پاکستانی ہیں اور ۳۴ لوکل افریقن احمدی ہیں۔ ان میں دس سکولوں کی اپنی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ تین سکولوں کی عمارتیں اس وقت زیر تعمیر ہیں، ایک مزید سکول کی عمارت تعمیر کرنے کی منظوری دیدی گئی ہے۔ مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو سکیم" کے تحت رونما ہونے والے اس انقلاب عظیم کی انتہائی خوشکن تفصیلات بیان فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کے افضال و انعامات کا تحدیثِ نعمت کے رنگ میں ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بیرونی ممالک کی نصف صد کے قریب احمدی جماعتوں کے ایثار پیشہ افراد کے عطیہ جات اور بیرونی ممالک کے احمدیہ ہسپتالوں سے ہونیوالی آمد میں سے ایک کروڑ بائیس لاکھ اڑتیس ہزار نو سو بیس (۱,۲۲,۳۸,۹۲۰) روپے ان ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام اور ان کے ساز و سامان پر خرچ کئے جا چکے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی تائید و نصرت کا ایک زندہ نشان کہ اس نے بیرونی ملکوں کی جماعتوں کو خدمتِ اسلام کے لئے خطیر رقوم پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہسپتالوں کے ذریعہ مخلوقِ خدا کی کی جانے والی خدمت میں برکت پر برکت بخشنے کے غیر معمولی سامان کئے اور ان ہسپتالوں اور سکولوں کو شہرت اور عزت عطا کر کے عند اللہ و عند الناس انہیں قبولیت کے شرف سے نوازا۔ اور اسی طرح دنیا میں اسلام کی سربلندی کے غیر معمولی سامان کئے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

جب حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید اور مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت اسلام کے حق میں رونما ہونے والے انقلاب عظیم پر روشنی ڈال کر اس کی نہایت ایمان افروز تفصیلات بیان فرمائیں تو سامعین پر جن کی مجموعی تعداد (مردوں، عورتوں اور بچوں کو ملا کر) سوا لاکھ سے کسی طرح کم نہ تھی وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور احسانوں اور تائید و نصرت کے درخشندہ و تابندہ نشانوں کے اس تذکرہ جمیل پر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور انہوں نے اَللّٰہُ اَکْبَر، حضرت خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ باد، انسانیت زندہ باد کے فلک شگاف (باقی ص)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ خدا اور سلسلۂ وحی والہام

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۵)

افرادِ جماعتِ احمدیہ کے بعض الہامات

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل آپؑ کے ماننے والوں میں اپنی چمکار دکھلا رہا ہے۔ بفضلِ خدا جماعتِ احمدیہ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے صالح اور نیک سیرت دوست موجود ہیں جنہوں نے رؤیا وکشوف والہام الٰہی کے چشمۂ صافی سے اسی کے فضل سے علیٰ قدرِ مراتب حصّہ لیا ہے۔ بطور نمونہ جماعت کے بزرگوں اور صالح خواتین میں سے بعض کے بھی چند الہامات پیش کر دیتا ہوں جو اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ہمارا خدا آج بھی زندہ ہے اور ہماری دعاؤں کو سُنتا، ان کا جواب دیتا اور اپنے کلام سے ہمارے ایمان وعرفان کو پختگی بخشتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ ہمارے سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو راہِ حق میں اعلیٰ درجہ کی جانی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور شہادت کے اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو بھی الہامات اور کشوف بکثرت ہوتے تھے۔

دسمبر ۱۹۰۲ء میں جب وہ قادیان تشریف لائے تو ایک دن جبکہ آپ مہمانخانہ میں سوئے ہوئے تھے یک لخت اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ مجھ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چادر کی مانند بچھائے گئے اور ایسے اندر گھسے کہ بالکل جُدا نہیں ہو سکتے تھے اور یہ الہام ہوا کہ:-

۱- چشمۂ مُنَوَّرٌ، مُعَمَّرٌ، مُعَطَّرٌ، یُضِیْٓئُ کَاللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔

("شہید مرحوم کے چشم دید واقعات" حصہ اوّل صـ۶ از سید احمد نور کابلی مطبوعہ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

انہی دنوں یہ الہامات بھی ہوئے:-

۲- "اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ۔"
(ایضاً صـ۱۱)

تم فرعون کے پاس جاؤ۔

۳- وَعَقَرُوْا نَاقَۃً" لَوْ تُسَوّٰی بِھِمُ الْاَرْضُ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ۔"
(ایضاً صـ۱۶)

اور انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ اگر اُن پر زمین ہموار کر دی جاتی تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا۔

۴- "فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔"
(ایضاً صـ۲۴)

ایک ایسے مقام میں جو دائمی رہنے والا ہوگا اور قدرت رکھنے والے بادشاہ کے پاس۔

۵- فرمایا:-
"باربار الہام مے شود۔ مُربدہ، مُربدہ، مُربدہ۔"
(رسالہ خالد جنوری ۱۹۵۷ء صـ۴۰ روایت مولوی عبدالواحد خان صاحب سیالکوٹی)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی اور ایک بزرگ سیرت صوفی تھے انہیں بھی اللہ تعالیٰ سے شرفِ مکالمہ نصیب تھا ان کے بھی بہت سے رؤیا، کشوف اور الہامات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی والہام کا سلسلہ خدا کے نیک اور برگزیدہ بندوں پر جاری ہے۔

آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی اور بچوں کی بے کسی اور بے بسی پر نظر کر کے خاص طور پر دُعا کی تو مجھے الہامی کلام میں بشارت دی گئی کہ اپنی بیوی اور بچوں کے متعلق یہ وصیت کر دی جائے کہ اگر میں وفات پا جاؤں اور انہیں کسی قسم کی ضرورتِ حقہ پیش آسکے تو خدا تعالیٰ سے اِن ناموں کے ساتھ دُعا کو دیا کریں:-

یَا رَزَّاقُ یَا رَحْمٰنُ یَا وَھَّابُ۔

اور ان الہامی ناموں کے ساتھ دُعا کرنے کے متعلق میرے دل میں بطور القاء یہ تفہیم ہوئی کہ وہ بیوہ اور یتیم بچے جن کے سر پر مربیوں کا سایہ نہ رہے اُن کا ان مبارک ناموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اللہ تعالیٰ کو خاص طور پر اُن کے لئے متکفل بنا دیتا ہے۔ (حیاتِ قدسی جلد سوم صـ۹)

ملک صاحب خان صاحب نون نے ایک دفعہ اپنے تین مقاصد کے متعلق دُعا کی آپ سے درخواست کی۔ اوّل یہ کہ وہ افسر مال کے عہدہ پر فائز ہیں اور باوجود سینیئر ہونے کے ان کو ترقی نہیں ملی اور جونیئر افسر ڈپٹی کمشنر بن گئے ہیں۔ دوسرے ان کی خواہش ہے کہ ان کو خان بہادر کا خطاب ملے۔ تیسرے ان کے ہاں نرینہ اولاد ہو۔

حضرت مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اِن تینوں مقاصد کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دلی توجہ سے دُعا جاری رکھی یہاں تک کہ میرے سامنے کشفی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کاغذ پیش کیا گیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ وہ ڈپٹی کمشنر بنائے جائیں گے اور سب سے پہلے ان کا تقرر ضلع گوجرانوالہ میں ہوگا۔ ان کو خان بہادر کا خطاب ملے گا اور ان کے ہاں لڑکا بھی تولد ہوگا جس کا نام احمد خاں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت و شان ہے کہ اس الہامی خبر کے مطابق ملک صاحب ڈپٹی کمشنر بنے اور سب سے پہلے ان کی تقرری گوجرانوالہ میں ہی ہوئی۔ خطاب بھی ان کو ملا اور لڑکا بھی پیدا ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب نام کی درخواست کی گئی تو آپ نے اس کا نام احمد خاں تجویز فرمایا۔
(حیاتِ قدسی حصہ چہارم صـ۸)

یورپ کی جنگ عظیم کے موقعہ پر آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت وہستی ایک جگہ شمال کی جانب منہ کر کے کھڑی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قدم سمندروں پر ہے اور دوسرا خشکیوں پر۔ اور جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ میں بھی قریب ہی کھڑا ہوں اعلان ہوا کہ خدا تعالیٰ کلام فرماتے ہیں۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے اردو میں یہ کلام فرمایا:-

"اب ہم دنیا میں نئے انقلاب پیدا کرنے کے لئے نئے حوادث ظہور میں لائیں گے۔

اس مقدس کلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اُس قدم کو جو سمندروں پر تھا جنبش دی۔ تب سمندروں میں تموج اور تلاطم پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرا قدم جو خشکیوں پر تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے جنبش دی۔ تب خشکیوں میں حادثات شروع ہو گئے۔

چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد جنگِ یورپ شروع ہو گئی جس نے بحر و بر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ تباہی ڈالی جس کی نظیر نہیں ملتی۔"
(حیاتِ قدسی جلد سوم صـ۱۶)

مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے دو ایک الہامات و کشوف کا ذکر بھی سُن لیجئے۔

اگست ۱۹۲۶ء کی بات ہے محترم حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب بیمار تھے۔ علاج ہو رہا تھا اور کسی قسم کی بے چینی یا حسرت کا اظہار نہیں تھا۔ ۳۱ر اگست کی صبح کو محترمہ والدہ صاحبہ نے مخدوم و محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو اپنا خواب سُنایا جو گزشتہ رات ہی آپ نے دیکھا تھا کہ "تمہارے والد ایک کرسی پر بیٹھے ہیں۔ سامنے میز ہے اور کچھ لکھ رہے ہیں اور بہت منہمک ہیں۔ اسی کمرہ میں ایک صوفہ پر ایک جوان عورت بیٹھی ہوئی ہے اور شکر اللہ خان نے تمہارے والد سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر آپ جا رہے ہیں تو اس عورت کو ساتھ لیتے جائیں۔ تمہارے والد نے ادھر سے گردن پھیر کر جواب دیا:-

"میاں! مجھ کو جمعہ کے دن چھٹی ہوگی۔"

مخدوم و محترم حضرت چوہدری صاحب تحدیثِ نعمت میں لکھتے ہیں:-

"والدہ صاحبہ نے فرمایا "چھٹی" کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جمعہ کا دن شروع ہوتے ہی رخصت ہو جائیں گے اس لئے ڈاکٹر خواہ کچھ کہیں تم ابھی سے سب انتظام کر لو۔ سب عزیزوں رشتہ داروں کو اطلاع کر دی گئی کہ وہ جمعرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک پہنچ جائیں۔ عصر کے بعد بابو عبد الحمید صاحب تشریف لائے اور اطلاع دی کہ صندوق اور موٹروں کا انتظام ہو گیا ہے نصف شب کے بعد ۲ بجے یہاں آجائیں گی پھر دریافت کیا چوہدری صاحب کیسے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں ان کے پاس سے باتیں کرتا ہی اُٹھ کر آیا ہوں۔

بروز جمعہ ۳۰ ستمبر ابھی مہمان کھانا کھا ہی رہے تھے کہ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ان کا پلنگ صحن میں لے چلو والد صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا "ہاں لے چلو" میں نے کہا کیا وہ صحن آپ کو زیادہ پسند ہے۔ تو والدہ صاحبہ نے کہا کہ وہ فوت بھی ہو چکے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے کلمہ شریف پڑھا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور قادیان کی طرف روانگی شروع ہوئی عین الہام الٰہی کے مطابق جمعہ کے دن اس دنیا سے آپ کو چھٹی مل گئی اور اپنے حقیقی و آسمانی آقا کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

مئی ۱۹۳۵ء کی بات ہے میر انعام اللہ صاحب آف سیالکوٹ حیدر آباد دکن میں تھے اور مخدوم و محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے ان کے دوستانہ مراسم تھے۔ بیمار ہو گئے۔ محترمہ والدہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تہجد اور فجر کی نماز کے درمیان پلنگ پر لیٹی ہوئی میر صاحب کی صحت کے لئے دعا کر رہی تھیں۔ کہ آواز آئی۔

"اس کا کرنٹ (CURRENT) بند کر دیا گیا"۔ فوراً اٹھ کر اپنی بہو کے کمرہ میں گئیں۔ اور انہیں جگا کر کہا کہ میر صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ صبح کو حیدر آباد سے تار آیا کہ میر صاحب رات فوت ہو گئے ہیں ان کی وفات عین اس وقت ہوئی جب کہ محترمہ مرحومہ کو بتایا گیا تھا کہ ان کا کرنٹ بند کر دیا گیا ہے"۔

(کتاب میری والدہ از چوہدری ظفر اللہ خان صاحب)

مخدوم و محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لکھتے ہیں:۔

"۲۶ سال قبل میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے ایک مبشر خواب دیکھا تھا۔ جو ان کی وفات سے ۲۳ سال بعد پورا ہوا۔ جس رات انہوں نے خواب دیکھا اسی صبح کو مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں سیالکوٹ کے مکان کے فلاں کمرے میں ہوں اور اس کمرے کی کھڑکی کے باہر ایک نہایت دل لبھانے والا کرہ نور آہستہ آہستہ کھڑکی کے ایک جانب سے دوسری جانب حرکت کر رہا ہے جب کھڑکی کے عین وسط میں پہنچا تو ایک پُرشوکت آواز آئی۔

"ہو گا چیف جسٹس ظفر اللہ خان نصر اللہ خان کا بیٹا"

(تحدیث نعمت ص...)

۱۸ فروری ۱۹۷۰ء کو انتخاب ہوا دو اور جج بھی امیدوار تھے۔ یہ انتخاب خفیہ رائے شماری کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ انتخاب کی کارروائی دو دن تک ہوتی رہی۔ آخر کار مطلوبہ کثرت سے زائد آراء حضرت چوہدری صاحب کے حق میں پائی گئیں اور بفضل اللہ آپ عالمی عدالت کے پہلے ایشیائی صدر منتخب ہوئے۔ اس طرح چالیس سال قبل کا الہام "ہو گا چیف جسٹس ظفر اللہ خان نصر اللہ خان کا بیٹا" خارق عادت طور پر پورا ہوا۔ سچ ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پس الہام الٰہی کا سلسلہ جاری ہے اور اگر بند ہو جائے تو یہ دنیا بالکل ہی اندھیر ہو جائے اور روحانیت ناپید ہو جائے۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی جو ساتویں صدی ہجری کے شروع میں بہت بڑے بزرگ اور صوفی گذرے ہیں۔ بالکل درست لکھا ہے۔

"یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا الہام دنیا میں سے بند ہو جائے کیونکہ اگر وہ بند ہو جائے تو دنیا کی روحانی غذا ختم ہو جاتی ہے اور روحانی وجودوں کے زندہ رہنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا"۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۳۰)

اسی نکتہ کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ اُمّ ایمن رض نے بھی خوب سمجھا تھا۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ زار و قطار رو رہی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا اُمّ ایمن تمہیں کیا ہوا؟ کہ یہ حالت بنا رکھی ہے کہنے لگیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم خدا تعالیٰ کا تازہ کلام سنتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد کیا ہو گا۔ یعنی وہ کلام ہماری زندگی کا باعث تھا۔

پس جہاں وحی و الہام کا سلسلہ خدا تعالیٰ کے متعلق اس یقین پر قائم کرتا ہے کہ وہ "ہے" اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکے زندہ ہونے پر قطعی دلیل مہیا کرتا ہے۔ ہاں وحی و الہام سے انسان مخلوق پرستی بدکاری گناہ اور معصیت سے نجات پا کر لذت ایمانی سے سرشار ہو جاتا ہے وحی و الہام کے ان فوائد و برکات کے ذکر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد سنا کر اس تقریر کو ختم کرتا ہوں

آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرات تم خوب سوچ کر دیکھ لو کہ الہام کے بغیر نہ یقین کامل ممکن ہے نہ غلطی سے بچنا ممکن۔ نہ توحید خالص پر قائم ہونا ممکن۔ نہ جذبات نفسانیہ پر غالب آنا حیز امکان میں داخل ہے وہ الہام ہی ہے جس کے ذریعہ سے خدا کی نسبت "ہے" کی دھوم مچی ہوئی ہے اور تمام دنیا ہست ہست کر کے اس کو پکار رہی ہے۔ وہ الہام ہی ہے جو ابتداء سے دلوں میں جوش ڈالتا آیا کہ خدا موجود ہے وہی ہے جس سے پرستاروں کو پرستش کی لذت آتی ہے ایمانداروں کو خدا کے وجود اور عالم آخرت پر تسلی ملتی ہے وہی ہے جس سے کروڑہا عارفوں نے بڑی استقامت اور جوش محبت الٰہیہ سے اس مسافر خانہ کو چھوڑا ہے۔ وہی ہے جس کی صداقت پر ہزارہا شہیدوں نے اپنے خون سے مُہریں کر دیں ہاں وہی ہے جس کی قوت جاذبہ سے بادشاہوں نے فقر کا جامہ پہن لیا بڑے بڑے مالداروں نے دولتمندی پر درویشی اختیار کر لی۔ اسی کی برکت سے لاکھوں اُمّی اور ناخواندہ اور بوڑھی عورتوں نے بڑے پُرجوش ایمان سے کوچ کیا۔ وہی ایک کشتی ہے جس نے بارہا یہ کام کر دکھایا کہ بے شمار لوگوں کو ورطہ مخلوق پرستی اور بدکاری سے نکال کر ساحل توحید اور یقین کامل تک پہنچا دیا۔ وہی آخری دم کا یار اور نازک وقت کا مددگار ہے" (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۵۳ حاشیہ)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

احباب جانتے ہیں حضرت مولانا بقاپوری صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص خدام میں سے تھے اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کے بھی کئی ایک رؤیا کشوف اور الہامات اس قابل ہیں کہ ان کا بھی تذکرہ کیا جائے۔ بطور نمونہ اس وقت آپ کے دو تین الہامات پیش خدمت ہیں

۱۔ اپریل ۱۹۳۱ء کی بات ہے آپ کی اہلیہ محترمہ حاملہ تھیں اور پانچواں مہینہ تھا۔ انہیں سخت تکلیف اور عارضہ شروع ہو گیا لیڈی ڈاکٹر نے بعد معائنہ یہ مشورہ دیا کہ اگر اپنی بیوی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو فوراً رحم خالی کرا دو اس پر آپ نے لیڈی ڈاکٹر سے کہا کہ مجھے استخارہ اور دعا کر لینے دو۔ جب آپ نے رات دعا کی تو الہام ہوا

فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ۔

اس پر آپ نے لیڈی ڈاکٹر کے مشورہ کو رد کر دیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب الہام الٰہی عارضہ اور تکلیف جاتی رہی اور بچہ خیر و عافیت سے دن کے پورے دن کر کے پیدا ہوا اس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ جو آجکل کراچی میں ہے۔

۲۔ ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء بروز عید الفطر آواز سنائی دی۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔

۳۔ ۱۹۵۴ء کی بات ہے آپ کے بیٹے میجر محمد اسحاق صاحب ایم بی بی ایس نے حضرت مولانا کو بتایا کہ محکمانہ امتحان میں میرا ۷ر جولائی کا پہلا پرچہ خراب ہوا ہے۔ عزیز موصوف نے اس پر گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت مولانا نے دعا کی تو آپ کو لکھا ہوا دکھایا گیا

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

پھر ۵ر جولائی کو دو دفعہ یہی الہام موٹے الفاظ میں لکھا ہوا آپ کو دکھایا گیا چنانچہ آپ نے عزیز کو تسلی دی اور انجام کار وہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہو گئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم بشارت احمد مرحوم

مکرم میاں محمد صادق صاحب ایم۔ اے D-۱۲۳ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

برادرم بشارت احمد اکونٹنٹ جنرل لاہور کے دفتر میں بطور سپرنٹنڈنٹ متعین تھے اور ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ وفات سے قریباً دس دن پہلے آپ پر بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ اور آپ کو گھر سے ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں چند روز زیر علاج رہے لیکن

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

مالک تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا سخت کوشش اور جد و جہد کے باوجود افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور طبیعت نڈھال اور کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی گئی۔ بالآخر ہفتہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو رات قریباً سوا گیارہ بجے وہ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ اور اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بشارت بھائی راقم الحروف کے چچازاد بھائی تھے لیکن محبت اور تعلق کے اعتبار سے کسی طور حقیقی بھائیوں سے کم نہ تھے۔ آپ حضرت میاں محمد سعید سعدی کے صاحبزادے تھے۔

حضرت میاں صاحب کا نام جب زبان پر آتا ہے تو اس کے ساتھ ہی پرانے ماحول کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عشق تھا اور حضور کی کتب آپ کو حفظ تھیں اور حوالہ جات ازبر۔ آپ نے خلافت ثانیہ کے وقت جماعت کی خدمت جس انداز سے کی وہ تاریخ احمدیت میں یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔

بشارت بھائی اس عظیم باپ کے فرزند تھے۔ جماعت سے تعلق محبت اور سلسلہ سے دلچسپی آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔

بشارت بھائی ابھی چھوٹے ہی تھے غالباً آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ حضرت چچا جان (آپ کے والد صاحب) کا انتقال ہو گیا۔ چھ بہنیں۔ اکیلا بھائی اور بیوہ ماں گویا آٹھ افراد پر مشتمل کنبہ کی پرورش اور ذمہ داری کا سارا بوجھ سر پہ آن پڑا۔ یاس و حزن، ناامیدی، محرومی، تفکرات کا مجموعہ۔ یہ تھا وہ سرمایہ جس سے آپ نے زندگی کے سفر کا آغاز کیا۔ لیکن بجائے شکستہ دل ہونے کے پائے استقلال کو تھاما اور پورے عزم و ہمت اور وقار سے مسلسل اور طویل جد و جہد کے لئے تیار ہو گئے۔ خود دار اور باحوصلہ انسان کی طرح زندگی بسر کرنے لگے۔

صحت شروع سے ہی کمزور تھی۔ چھوٹی عمر میں والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا اور گھر کی ذمہ داری کا بوجھ ایسے وقت آن پڑا جب کہ انہیں خود بھی اس کا پوری طرح اندازہ نہ تھا۔ ایسے ماحول میں طبیعت پر آہستہ آہستہ اثرات مترتب ہوتے رہے۔ ذمہ داری کا احساس۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کا خیال۔ وسائل و ذرائع کا فقدان۔ لیکن ان سب کے باوجود زندگی کے کٹھن سفر میں مصروف جد و جہد رہے۔ حالات اور وقت کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ لیکن سوچ و بچار تکالیف وغیرہ کے دباؤ نے صحت کو کبھی ابھرنے نہ دیا۔

طبیعت نہایت سادہ پائی تھی۔ نیکی۔ اخلاص اور ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ صاف گوئی راست گفتاری شعار تھا۔ حق بات کہنے میں کبھی کسی حکمت کا سہارا نہ لیتے۔ خواہ گھریلو ماحول کا معاملہ ہوتا یا باہر کا۔ ہر بات صاف صاف اور برملا کہہ دیتے۔

آپ نے اپنی ذاتی کوشش اور محنت سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اپنے فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تعلیم میں ترقی کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد ملازمت اختیار کر لی۔ کالج میں داخلہ کے لئے حالات اجازت نہ دیتے تھے اس لئے ملازمت کے دوران پہلے پرائیویٹ طور پر ادیب عالم پاس کیا۔ پھر ادیب فاضل اور پھر منشی فاضل پاس کر لیا۔ اس کے بعد ایف۔ اے اور بی۔ اے کر لیا۔ ایسے حوصلہ شکن حالات میں اس حد تک تعلیم حاصل کر جانا کسی بڑے کارنامے سے کم نہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ ان کا حافظ و ناصر اور کفیل بنے۔ آمین۔

خان گڈز فارورڈنگ ایجنسی
چوک سرائے کالا ٹیکسلا
کرش۔ ریت۔ بجری۔
جنرل آرڈر سپلائرز
فون نمبر ۵

ولادت

میرے پھوپھی زاد بھائی ڈاکٹر اقبال احمد ناصر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۴۱ گ ب جگدیو ضلع لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام افتخار احمد تجویز فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے بچے کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے نیز لمبی اور صحت والی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری شمس الدین کمبوہ ولد چوہدری فضل الدین صاحب کمبوہ اوورسیر چک نمبر ۱۴۱ گ۔ب جگدیو ضلع لائلپور)

دعائے مغفرت

میری دادی جان امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ مرزا نذیر احمد صاحب (مرحوم) آف پشاور مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۷۴ء کی شام اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ۱۱ نومبر کو انہیں پشاور کے احمدیہ قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(منیر احمد ایکس ای این محکمہ بجلی (واپڈا) پشاور)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں!

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں انشاء اللہ العزیز مورخہ ۹ر ۱۰ر صلح (جنوری) منعقد ہو رہی ہیں۔ جس میں انفرادی کھیلوں کے علاوہ اجتماعی کھیلوں کے مقابلے بھی ہوں گے۔ بعض دلچسپ مقابلے مثلاً پہاڑی کی چوٹی سر کرنا، پیدل سفر کرنا۔ روڈ دوڑ بھی ہوں گے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر ان مقابلوں سے محظوظ ہوں۔

(مدیر الالعاب السنویہ)

ماہنامہ الفرقان نصف قیمت میں

محترم مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا اور محترم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور نے علی الترتیب پچاس روپے اور دو صد روپے توسیع اشاعت کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پچاس نئے خریداروں کو جو طالب علم ہوں۔ رسالہ نصف قیمت پر جاری کیا جائے گا جو طالب علم آخر جنوری تک پانچ روپے نصف قیمت بھجوا دیں گے انہیں اس پورے سال کیلئے رسالہ مفت ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

خالص سونے و چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
فینسی گولڈ سمتھ
کو یاد رکھیں
نیز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور زیورات کی خرید و فروخت
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
چوہدری لطیف احمد زاہد راجپوت گولبازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کئی ہفتوں سے بہت بیمار چلی آ رہی ہے۔

احباب جماعت ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے نیز درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ محمد احمد عفی عنہ جڑانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رودادِ جلسہ سالانہ خواتین جماعتِ احمدیہ

۲۸؍ دسمبر ۱۹۷۴ء کی مختصر کارروائی

اجلاسِ اوّل:- ۲۸؍ فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۸؍ دسمبر ۱۹۷۴ء) بروز ہفتہ ہمارا تیسرے دن کا پہلا اجلاس تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوا جو محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ لاہور نے کی۔ نظم محترمہ امتیاز صاحبہ نے پڑھی اور پروگرام کے مطابق محترمہ شگفتہ اسلام صاحبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عشقِ رسول" کے موضوع پر تقریر کی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ علالتِ طبع کے باعث تشریف نہ لا سکیں اس لئے پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا۔ بعد ازاں محترم نسیم سیفی صاحب کی تقریر "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر سُنی گئی۔ محترمہ نسیمہ امین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ نے انگریزی میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور اس کا اُردو ترجمہ محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ نے پڑھ کر سُنایا۔ محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر بعنوان "اسلام کا بطلِ جلیل" مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی اور اس کے ساتھ ہی اجلاس اوّل اختتام پذیر ہو گیا۔

اجلاسِ دوم:- اجلاس دوم کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف اختتامی خطاب نہایت توجہ اور انہماک سے سُنا گیا۔ اجلاس دوم کا سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا۔ اِس طرح یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(مرتبہ نعیمہ سلہری)

تقریبِ شادی

۳؍ جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب محلہ دار الفضل ربوہ کی دختر نعیمہ ریحانہ سلمہا کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر محترم مولوی محمد عمر صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ ضلع دادو ابن محترم محمد فاضل صاحب نوابشاہ کے ساتھ محترم کیپٹن صاحب موصوف کے مکان پر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ۲۹؍ دسمبر ۱۹۷۴ء کو پڑھا۔

تقریبِ رخصتانہ کا آغاز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کی صدارت میں تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ نے کی جس کے بعد صدرِ مجلس نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس تقریب میں دیگر بہت سے احباب و خواتین کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے بھی شرکت فرمائی۔

مورخہ ۴؍ جنوری ۱۹۷۵ء بوقت دوپہر مکرم مولوی محمد دین صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے محترم محمد فاضل صاحب کی طرف سے مکرم مولوی محمد عمر صاحب کے مکان واقعہ دار العلوم ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ اور بیرونجات کے بہت سے احباب شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

انقلابِ عظیم (بقیہ صفحہ ۳) نعرے لگا کر حمد اور شکر کے جذبات کا اظہار کیا اور وہ خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے نئے عزائم اور نئے حوصلوں سے مالا مال ہوئے بغیر نہ رہے اور خود اُنکی ہستی پر ایسا انقلابِ عظیم وارد ہوا کہ وہ حیاتِ تازہ سے ہمکنار ہو کر اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دکھانے والے نئے انسان نظر آنے لگے اور دل اس یقین سے لبریز ہو ہو گئے کہ یہی وہ مردانِ حق ہیں کہ جو خود اور ان کی آئندہ نسلیں اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گی جب تک اسلام پورے کُرۂ ارض پر غالب نہ آجائے۔ اور یہ کہ اسلام کا یہ موعودہ غلبہ ایک خدائی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ اسلام غالب آئے گا اور ضرور غالب آئے گا اور آئے گا بھی انہیں ایثار پیشہ غلامانِ محمدؐ اور غلامانِ مسیح موعودؑ کے ذریعہ۔ ذَالِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔

محترم ملک محمد افضل صاحب آف گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا کی وفات

محترم ملک محمد افضل صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) آف گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا ۲۴؍ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بوقت شام حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۲۵؍ دسمبر کی شام کو بذریعہ ٹرک آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شب مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ ۱۹۲۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے سادہ طبیعت۔ ہنس مکھ۔ راضی برضا تھے۔ عبادت گزار اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ اور تبلیغ کا شوق رکھتے تھے۔ جماعتِ احمدیہ گھوگھیاٹ کے نائب صدر اور خطیب تھے۔ روزانہ مسجد میں درس دیتے تھے۔ ان کی وفات سے ہماری جماعت ایک مخلص دوست، بھائی اور خدمت گزار سے محروم ہو گئی ہے۔ گاؤں میں عید ادا کر کے جلسہ سالانہ پر جانے کی نیّت تھی کہ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ جلسہ سے ایک روز قبل ان کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو اور جو ہماری مقامی جماعت میں ان کی وفات کی وجہ سے خلاء واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں پورا فرمائے۔ آمین

(ملک محمد بشیر احمد انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ۔ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ)

اعلانِ نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے میرے بھتیجے عزیزم منصور احمد صاحب عباسی (ابن برادرم نذیر احمد صاحب عباسی) منیجر شیزان ہوٹل کراچی کا نکاح عزیزہ فوزیہ عباسی بنت افتخار احمد صاحب عباسی وحدت کالونی لاہور کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۹؍ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزم منصور احمد عباسی اور عزیزہ فوزیہ عباسی محترم قاضی محمد شفیع صاحب عباسی آف گوجرانوالہ کے پوتا اور نواسی ہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ماہ جنوری ۱۹۷۵ء مورخہ ۳،۴؍ جنوری کو پوسٹ کر دیئے گئے ہیں جن خریداران کو ۱۰؍ جنوری تک نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ تشحیذ الاذہان ماہ جنوری ۷۵ء سالنامہ ہے اور اس کی قیمت دو روپے فی پرچہ ہے۔ (مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

گمشدہ نقدی

خاکسار کی ایک سرخ رنگ کی تھیلی جس میں -/۷۹۵ روپے اور کچھ ریزگاری ہے سبزی منڈی کے قریب کہیں گر گئی ہے جن صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ پہنچانے والے صاحب کو -/۵۰ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

خاکسار میاں عبد العزیز ٹھیکیدار
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴